منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باختام دہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت جا انجیل بتجیل		گویان صفت و سیرت مبر و محمدؐ

منشورِ محمدیؐ

چو منشور ظلمت زدا ور جہان	ز فضل خدا خیلے مشہور شد	ہمہ عندیات پوا ور ازو	بگنج عدم بار مستور شد	دلم گفت ناگہ بوصفش چنین	عیان از سر خاتم زمستور شد		

نمبر ۳۱	مطبوعہ ۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری	جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب مصحح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہے ایک دین سے نسبت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پا مین نے جو دو زبانین — پکارا نہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوح زبرجد — منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے سبحہ — صدقے جاے فیض تجھہ پر
اغاز نے تجھسے پایا انجام — انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تھا — رب سے کوئی روبرو نہین تھا
ای تجھپہ درود اور مقرر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے از آغاز — منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال — اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جوبن پر ہے یہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صدیمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی — ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ران — راہب قسیس اہل صلبان
اوتا وہ ہے غیر دین سے رو پر — نازان ہے بہت تری مدد پر
امت ہے ترے یہی ہے امید — کہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے — ای ہو محمدای نبی کے پیارے
دیکھو مرے ہمتم کی قسمت — حق نے اوسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے — اسلام کا دل جو مہین ہے
مین جسکے ہون گرامی — وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
زر پاکے بدل وہ مرد دانا — لازم ہے تم کو قدردانی
ہر عشرہ مین سال بہر تک اکبار — ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار
قیمت مین ہے بہا ہون لیکن — دل بیچکے ہو مرے خریدار
تم حق شیوع ہمتم کو — ملنا مرا منت یون ہے ممکن
زر پاکے بدل وہ مرد دانا — فورًا زر نقد پانچ بہیجو
ہر عشرہ مین سال بہر تک اکبار — کرتا رہیگا مجھے روانا
حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

رسید زر

مہتمم مشکور ہے ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے ارسال قیمت اخبار سے امداد مطبع فرمائی۔

جناب عبد الرحیم صاحب ساکن مو عہ ر
جناب محمد قاسم صاحب ذراخس ہین ساکن عدن عہ ر
جناب مولوی محمد علی صاحب برجی ساکن بمبئی صہ ر
جناب امام خان صاحب رئیس کانی وارژہ حہ ر
جناب خان بہادر محمد علی صاحب پنشنر کمشنر کڑہ ورد سرکٹ صہ ر

قبول اسلام

۱۷ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری بروز جمعہ ایک عورت بعمر ۴۰ سالہ قوم فرنگی مستی انجو جامع مسجد لوساری مین حاضر ہوکر ہدایت فیبی سے مشرف باسلام ہوئی جناب مولانا سید محمد علی صاحب ترمذی نے اوسکو کلمہ شہادت پڑہایا اور نام اوسکا فاطمہ رکہا گیا۔ خدا تعالی ہدایت نیک عطا کرے۔ آمین۔

جواب نور افشان

جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ۔ السلام علیکم۔ التماس یہ ہے کہ یہ چند سطرین براہ مہربانی اخبار منشور محمدی سے کسی گوشے مین درج فرماکر ممنون فرمائے۔ وہذا

نور افشان اخبار ناصر منشور محمدی پر واضح ہو کہ کتاب استثنا ۱۸ - ۱۵ آیت سے نسبت اکثر عیسائی بہائیون کو تحریر اور تقریر اہل اسلام سے سماعت کیا اور اچھی طرح سے اس بشارت کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق مین ثابت کر دکہایا کہ پہر کسی عیسائی بہائی کو جرات جواب الجواب کی نہ ہوئی اب کسی صاحب نے پہر اخبار نور افشان نمبر ۳ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۸ مین وہی پرانی کہاوت دہاک کے تین پات تحریر کئے ہین مجہ کو قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب مذہب عیسوی مین نو وارد ہوے ہین خیر بالفعل یہ خاکسار بہی راقم صاحب کے خاطر چند سطرین مختصر موجب اسکے۔ رسانیدن مرحق طاعت است۔ لکہتا ہون جواب الجواب مین کچہ شرح وبسط سے تحریر کرونگا۔

قولہ استثنا ۱۸ - ۱۵ - خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بہائیون مین سے الخ۔

اقول آیت مذکورہ سے ایسی صاف اور مستحکم بشارت جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوتی ہے کہ جس سے کوئی منصف انکار نہین کر سکتا۔ اور پیدائش ۱۶ - ۱۲ آیہ مین - اور وہ اپنے سب بہائیون کے سامنے بود و باش کریگا - اور اسی کتاب کے ۲۵ - ۱۹ مین یہ عبارتان کا قطعہ زمین ان کے سب بہائیون کے سامنے پڑا تہا - ان مقامات سے اسماعیل ع کا برادران اسرائیل ہونا ثابت ہے - بڑے تعجب کی بات ہے کہ کتب مقدسہ صاف صاف اسماعیل ع کو ابراہیم ع کا بیٹا اور برادران اسرائیل کہے اور ہمارے عیسائی بہائی بنی اسماعیل کے بہائی ہونے سے چڑین - اور زیادہ تر تعجب یہ کہ حقیقی بیٹا تو فصل سے خارج سمجہا جاے اور حضرت مسیح کو زبردستی خدا کا بیٹا کہین - اور خداوند کریم حضرت اسماعیل سے

برکت کا وعدہ کرے دیکھو پیدائش ۱۷-۲۰- اور ہمارے بھولے بھالے عیسائی بھائی چشم پوشی کرین خبر دکھانے والے ہم کیا تھوڑے ہین۔

قولہ یہ ایک مشہور نبوت توریت مین سے ہے الخ۔

اقول بہت درست اور بہت ٹھیک اس نبوت کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اولاد اسماعیل برادران اسرائیل سے سمجھنا چاہئے! اور سورے آنحضرت کے دوسرے مین استثنا ۱۸-۱۵ آیت سے نشان پائے نہین جاتے اور دیکھو یوحنا۔ ۱ ۲۰ و ۲۱ اور اوس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون تب اونہون نے اس سے پوچھا تو اور کون کیا تو الیاس ہے اوس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہ نبی ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود تین نبیون کے منتظر تھے الیاس۔ مسیح۔ وہ نبی۔ الیاس اور مسیح کے آنے سے کوئی عیسائی بھائی انکار نہین کرسکتا۔ اور وہ نبی کو عیسائی بھائی پہچانتے تو ہین مگر تعصب نہین دیکھنے دیتا۔ میرے پیارے میری بات نمانو لفظ وہ نبی کا رفرنس جو حرف آئے ہے نا تعصب کو علیحدہ رکھہ کر دیکھو الیاس اور مسیح کے رفرنس سے ڈاکٹر میتھر صاحب نے علیحدہ کرد کھایا ہے اور جو اوس کو بھی نمانو تو خود بتاؤ کہ وہ نبی بنی اسرائیل خواہ برادران اسرائیل سے جو غیر بنی اسماعیل سے ہو آجتک ۱۹۰۰ سو برس کے قریب گذرے کہان پیدا ہوا ہے۔

قولہ یہ تقریر میری سمجھہ مین محض غلط ہے۔

اقول اگر بنی اسرائیل یا برادران بنی اسرائیل سے کسی نبی کو موسیٰ ع کے مانند بتاؤ تو البتہ آپکی تحریر صحیح سمجھی جاوے ورنہ آپکی تحریر اور سمجھہ کی غلطی مین کسکو انکار ہے۔

قولہ حضرت موسیٰ ع اس آیت مین غیر اسرائیلی نبی پر اشارہ نہین کرتا۔

اقول سبحان اللہ مین تو یہی چاہتا تھا اب آپکو بنی اسرائیل سے موسیٰ ع کے مانند کسی نبی کا پتہ ونشان دینا لازم بلکہ واجب ہوگیا جواب سے محروم نہ فرمائے پھر یہی گو یہی میدان اللہ آپ کو راہ راست پر لاوے۔ فقط۔

راقم آپکا خیر خواہ عبد المجید

جواب نور افشان نمبری ۱۸ جلد ۱۲ مطبوعہ یکم مئی ۱۸۸۴ء

قولہ سارے مسیحیون کا یہ اعتقاد ہے کہ خداوند یسوع مسیح صلیب پر کھینچا گیا مرگیا اور دفن ہوا اور تیسرے دن مردون مین سے جی اوٹھا۔

اقول ہم کو بڑی حیرت ہوتی ہے اور صاحب نور افشان پر سخت افسوس آتا ہے کہ باوجود دعوی راست بیانی اور صدق گفتاری کی ایسا صریح جھوٹ اور خلاف واقع لکھدیتے ہین کہ الامان الامان یعنے آپ لکھتے ہین کہ ساری مسیحیون کا اعتقاد ہے کہ مسیح صلیب پر کھینچے گئے مرگئے اور دفن ہوئے اور تیسرے روز جی اوٹھے۔ اول تو یہ عقیدہ ہی غلط ہے۔ دوسری

یہ کہ اکثر فرقہ ہاے عیسائی صلیب اور موت مسیح اور
اون کے مرکے زندہ ہونیکی منکر ہین۔ ناصرت سے
عیسائیون کا قول ہے کہ مسیح مصلوب نہین ہوے بلکہ
ان کی جگہ دوسرا شخص ہم شبیہ اون کا مصلوب ہوا
دیکھو ثبوت مین دین حق کی تحقیق صفحہ ۸۸ اور تاریخ
کلیسیا مسٹر ولیم میور صاحب باب ۵ صفحہ ۱۹۷ سے
۲۰۰ تک ان فرقون کا بیان جو تصلیب اور کفارہ
کے منکر ہین اور رسالہ مسیح ابن اللہ صفحہ ۱۶ مین لکھا
ہے کہ ایک فرقہ کا قول ہے کہ مسیح مصلوب نہین ہوے
بلکہ شمعون مصلوب ہوا سوائے اسکے کتب تواریخ سے
بہت ثبوت ملتا ہے کہ بعض فرقہ عیسائیون کی مسیح
کی صلیب اور کفارہ اور موت کے منکر ہین اور اب
بھی ایسے فرقہ موجود ہین جب یہ بات ثبوت ہوئی
کہ مسیح مرے نہین تو زندہ ہونا اون کا کیونکر پایا جاوے
اب ہم التماس کرتے ہین کہ سارے عیسائیون کا عقیدہ
جو آپ بیان کرتے ہین کس بنیاد پر کرتے ہین۔
ناظرین اہل انصاف غور فرماوین کہ جب ایسے تواریخی
اور وقوعی معاملہ مین صاحب نور افشان صریحاً خلاف
واقع بیان کرتے ہین تو جاہلون سے ورغلانے کے لئے
کیا کچھ نہ جعلسازی کرتے ہون گے۔ پادری صاحب
کل عیسائیون کا عقیدہ بتاتے ہین حالانکہ صدہا فادر
بوبیت و تثلیث و کفارہ و شفاعت مسیح و اصطباغ
و عشاء ربانی سے منکر گذرے ہین اور اب موجود
ہین سوسائٹی ال سکو اکرنی ان فرنڈ چرچ یونی ٹیرین
ہیسٹ وغیرہ یہ سب فرقہ کیا پادری صاحب نے اسی
عقیدہ مین شامل کئے ہین ذرا آپ ہی انصاف فرمائیے
کہ آپ کیسا کچھ دروغ کو فروغ دیتے ہین۔

قولہ آخری حصہ اس عقیدہ کا ایسا ہی اعتبار کی لائق
ہے جیسا پہلا حصہ یعنے مسیح کا مردون مین سے جی اٹھنا
ویسا ہی پختہ دلیلون سے ثابت کیا ہوا ہے جیسا
اوسکا صلیب پر کھینچا جانا چار ون انجیل نویسون
نے اوسکو صراحت سے بیان کیا ہے اور اعمال کی
کتاب اور پولوس اور دیگر رسولون کے خطوط مین
صفائی سے مذکور ہوا۔

اقول للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد ابھی آپ اوپر دو
سطر مین لکھ آئے ہے کہ سارے مسیحیونکا اعتقاد ہے
کہ (خداوند یسوع مسیح صلیب پر کھینچا گیا مرگیا اور
دفن ہوا اور تیسرے روز جی اٹھا) اب آپ ان
تین واقعات سے دو بات اول و آخر یعنے مصلوب
ہونے اور زندہ ہونے کو تسلیم کرتے ہین اور تیسری
درمیانی بات مرنے اور دفن ہونیکو آپ بباعث
پختہ دلیل نہ ہونے کے قابل اعتبار نہین سمجھتے جیسا کہ
آپ کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے (کہ آخری حصہ
اس عقیدہ کا ایسا ہی اعتبار کے لائق ہے جیسا پہلا)
مگر کمال تعجب کہ جب مرنا اور دفن ہونا آپ بدلائل
تسلیم کرتے ہین تو جینا چہ معنے دارد خیر اس تحقیق
پر اپکی ہمارا بھی صاد ہے واقعی مسیح مرے نہ تھے اس
زمانہ کی صلیب ایسی ہوتی تھی کہ مصلوب صلیب پر

پانچ چھہ روز تک زندہ رہ سکتا تہا جیسا کہ آیندہ اسکی تشریح کیجا دیگی۔ اب مصلوب ہونے اور زندہ ہونے کو جو آپ اپنے اناجیل مقدس اور خطوط حواری و اعمال الرسل معتبر سمجھتے ہین اور مرنے اور دفن ہونے کو چند ان معتبر نہین سمجھتے تو جناب من انہین ہر چہار اناجیل و خطوط وغیرہ مین مسیح کا مرنا اور مدفون ہونا بہی لکہا ہے پس جب آپ کے نزدیک مرنا اور دفن ہونا لایق اعتبار نہین تو مصلوب ہونا اور زندہ ہونا لایق اعتبار کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ اگر اناجیل کی یہ واقعات سچ ہین تو سب سچ ہی ہین اور اگر جہوٹہ ہین تو سب جہوٹہ علاوہ اسکے ہم آپ سے سوال کرتے ہین کہ مصلوب ہونے اور زندہ کو لایق اعتبار کس دلیل سے اور مرنے اور دفن ہونے کی عدم اعتباری کس دلیل سے آپنے پہچانی اس شناخت کی دلایل وزکر ہمکو بہی بتا دیجئے

اب ناظرین کو بغور التفات کرنا چاہیے کہ واقعہ صلیب کس طرح پر واقع ہوا مختصر اس واقعہ کا حال عرض کرتا ہون جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہین مرے اور شاید اسی سے صاحب نور افشان نے بہی مسیح کی صلیب پر مرنے کو لایق اعتبار نہین سمجہا۔ مسیح پنطوس و پلاطوس کے عہد مین صلیب پر چڑہائے گئے اور پنطوس و پلاطس مسیح کو صلیب دینا نہین چاہتا تہا دیکہو یوحنا ۱۸ باب ۳۹ و ۴۰ اور ۱۹ باب ۴ - ۷ اور ریتان کی تاریخ مسیح ۲۴۰ ب صفحہ ۲۷۹ مطبوعہ ۱۸۶۵ء۔ اور جسبرونز مسیح صلیب دئے گئے وہ عید فسح کا پہلا دن تہا اور تہوڑی ہی دیر بعد سبت شروع ہونے لگا تہا اس واسطے بہت جلد مسیح صلیب سے اوتارے گئے دیکہو یوحنا ۱۹ باب ۳۱ یہودیون کی شریعت مین دستور تہا کہ مصلوب کی لاش کو بہت جلد اوتار کر اسی دن دفن کرتے تہے دیکہو استثنا ۲۱ باب ۲۲ و ۲۳ یوشع ۸ باب ۲۹ صرف تین گنہٹہ کم و بیش مسیح صلیب پر رہے اور مسیح کی ٹانگین نہین توڑی گئین دیکہو یوحنا ۱۹ باب ۳۳ دستور ہے کہ مجروح کو تشنگی بشدت غالب ہوتی ہے تبموجب درخواست مسیح کے (جب اونہون نے پانی مانگا) سرکہ اسفنج مین تر کر کے ان کو پلایا گیا جس سے آپ کو غشی اور بے ہوشی ہو گئی دیکہو متی ۲۷ باب ۴۸ مرقس ۱۵ باب ۳۶ لوقا ۲۳ باب ۳۶ یوحنا ۱۹ باب ۲۸ مسیح کی ٹانگین نہین توڑی گئین رومی سپاہیون نے امتحاناً آپ کی پہلو کو برچہی سے چہیدا اور یہ چہیدنا اس غرض سے تہا کہ شاید آپ کوئی حرکت مذبوحی کرین اس چہیدنے سے خون تازہ اور پانی فوارہ صفت جاری ہوا دیکہو یوحنا ۱۹ باب نمبر ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ الکہندری کا بیان ہے کہ یہودیون نے پلاطوس سے درخواست کی کہ اس ناپاک لاش سے سبت مقدس ناپاک نہونے پاوے اور صلیب سے جلد اوتارا جاوے۔ یوسف نے جب مسیح کی لاش کو واسطے دفن کرنے کے پلاطوس سے طلب کیا تو پلاطوس متعجب ہو کر کہنے لگا کہ کیا وہ اتنی

جلدی مرگیا دیکھو مرقس ۱۵ باب ۴۴ غرض کہانتک
بیان کرین عاقل کو اس قدر ثبوت کافی ہین کہ مسیح ظاہر
مین مردہ اور واقع مین زندہ صرف بے ہوشی اور
غشی کی حالت مین صلیب سے اتارے گئے اوس زمانہ
کی صلیب اور اس زمانہ کی دارین بہت بڑا فرق
تہا آدمی جو اوسوقت صلیب دیا جاتا تہا تین چار
بلکہ پانچ چھہ روز تک برابر زندہ رہتا تہا کئے دن
سے بعد پیاس کی شدت فاقون کی کثرت زخمون
کی حرارت سے تڑپ تڑپ کر جان نکلتی تہی دیکھو
کتاب ہیرو دوطیس مورخ کی کہ صوبہ ابولیس کی
حاکم سندوکیس کو داراشاہ نے بجرم رشوت ستانی
صلیب دیا یہ شخص دو روز برابر صلیب پر رہا دوسرے
دن داراشاہ اپنے فعل سے نادم ہوا اور اوس کو
صلیب سے اوتروایا تو یہ شخص زندہ نکلا دیکھو یہان
مصلوب دو روز تک صلیب پر زندہ رہا اور جوسفس
مورخ لکہتا ہے کہ جب مین بحکم طیطوس قیصر ہمراہی
تو مالیوس موضع شقوا کو واسطے تلاش جاے قیام
فوج کی گیا تہا اس سفر کی واپسی مین مین نے دیکہا
کہ بہت آدمی مصلوب ہو رہے ہین جن مین میرے
یار دوست بہی تہے اس حال کے دیکہنے سے مجہ کو بڑا
رنج ہوا اور بادشاہ سے اونکی سفارش کی بادشاہ
نے اونکی اتروانے کا حکم دیا جب یہ اتروانے گئے
تو ان کی زخمونکا علاج کرایا ان مین سے دو آدمی زیر
علاج مرگئے اور باقی سب زندہ رہے کلارک صاحب
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہتے ہین کہ مصلوب ایسے
عذاب مین بہی کئے روز تک زندہ رہتا تہا پس غور
کرنا چاہیے کہ مسیح صرف تین گہنٹہ مین کیونکر مرگئے۔
بیشک آپ زندہ رہے۔ یہانتک جو ہم نے ثبوت
دیا ہے تو اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مسیح صلیب
پر نہین مرے اور کمال تعجب کی بات ہے کہ مسیح کی
ٹانگین نہین توڑی گئین اور سب مجرمون کی ٹانگین
توڑی جاتی تہے چنانچہ جو مسیح سے سات مصلوب
ہوے تہے ان سب کی بہی ٹانگین توڑی گئین۔
دیکھو یوحنا ۱۹ باب ۳۲۔
اب یہان دو تین باتین معلوم ہوتی ہین کہ کیا رومی
سپاہیون کو پلاطیس کی طرف سے کچہ تاکید نہ تہی
جیسا کہ اوسکا منشا مسیح کو چہوڑ دینے کا تہا یا رومی
سپاہیونے رشوت لے لیا ہو یا یوسف مشیر پلاطس
کی سفارش ہو بہرحال صلیب سے جلد اتر جانا اور
پلاطوس کا صلیب دہی کا ارادہ نہ ہونا اور مسیح کی
ٹانگین نہ توڑنا اور اسکی پہلو سے خون اور پانی
کا نکلنا اور یہودیون اور رومیون سپاہی اور
سب کا عید مین مشغول ہونا اور یوسف مشیر خیر خواہ
مسیح کا لاش مسیح کو مانگ لینا اور مسیح کو داروی
بے ہوشی پلانا وغیرہ کل امور ات سے مسیح کی صلیب
مین پورا پورا اشتباہ پیدا کرتا ہے۔ لو پادری
صاحب یہ اوس عقیدہ کا پہلا حصہ ہے جسکو آپ لایق
اعتبار سمجہتے ہین ایک رات ایک دن تک تو تمام
یہودی عید ہی مین مصروف تہے اس عرصہ مین کیا
معتقدان و حواریان مسیح نے قبر سے متی علیحدہ نہین

کی ہوگی اور پہرا دسکو ویسا ہی درست نکیا ہوگا۔
ہفتہ کی شام کو یہودیون کو کچھ سمجھ آئی تو قبر پر
پتہر مہر کندہ رکھوا کر گارد بٹھلایا پس اسبارہ
مین خدائے پاک اپنی کتاب پاک مین اپنی رسول
پاک کو اشارہ فرماتا ہے سورۂ نساء پارہ ۶ - وماقتلوہ
وماصلبوہ ولکن شبہ لہم وان الذین اختلفوا فیہ
لفی شک منہ مالہم بہ من علم الا اتباع الظن وماقتلوہ
یقینا بل رفعہ اللہ الیہ - آل عمران پارہ ۳
اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی
ومطہرک من الذین کفروا - بحمد اللہ کہ انجیل مقدس
مین یہی ثبوت ملتا ہے صرف پادری صاحبون
کو شبہ پڑگیا ہے جسکا نکلنا بدون نور ایمان کے
بہت دشوار ہے - ای میرے خداوند مسیح میری
تمام عیسائی بہائیون کو ہدایت نصیب کر اور
تاویلات کج سے دور رکھ آمین -
اب باقی رہا پادری صاحب کا دوسرا عقیدہ یعنے
مسیح کا مردون مین سے جی اوٹھنا اوسکا جواب
بھی اسی جواب سے نکل آتا ہے یعنے جب مسیح کا مرنا ہی
عدم ثبوت مین ہے تو بھلا مردون مین سے جی
اوٹھنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے -
قولہ ان ساری بیانون کو اگر ہم بیان کرین تو
ہمین معلوم دیگا کہ خداوند یسوع مسیح جی اوٹھکر
چالیس دن اسی دنیا مین رہا اور اس ہنگام مین
مختلف طور پر مختلف مواقع مین مختلف اشخاص کے
روبرو ظاہر ہوا کم سے کم گیارہ ظہور کا تذکرہ ہوئی

عہدنامہ مین پایا جاتا ہے الخ اور اوسکو کھاتے پیتے
دیکھا -
اقول جناب پادری صاحب جب آپ کو ہمنے ثبوت
نہ مرنے مسیح کا دیا تو پھر اوسکا مرکر جی اوٹھنا تمہاری
بھول ہے مسیح تو مرے نہین بفضلہ زندہ ہی رہے
اور جب تک خدا چاہیگا زندہ رہین گے مسیح کا شاگردون
کو نظر آنا بھی مین تسلیم کرتا ہون کہ شاید کسیکو نظر
آئے ہون کیونکہ آپ تو مرے نہ تھے بلکہ خدا نے اونپر
یہود مردود سے آپ کو محفوظ رکھکر آسمان پر
اٹھا لیا تھا لیکن انجیل مقدس مین یہ تصریح نہین ہوئی
کہ مسیح کا نظر آنا بعالم رویا تھا یا بعالم بیداری اور چونکہ
اکثر مواقع اناجیل مقدس مین تعلیم روحانی ہے تو غالباً
ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح روحانی طور سے نظر
آئے ہون مسیح کا روحانی طور سے زندہ دیکھنا ظن
قوی ہے کہ خواب مین ہوا ورنہ اسکی کیا وجہ ہے کہ دوسرے
ہی دن آپ کو کسی نے نہ پہچانا - مریم مگدلیہ کا دیکھنا
اگرچہ تصدیق نہین ہوسکتا کیونکہ یہ مجنونہ تھی اور
حواری و شاگرد و رسول مسیح کی عاشق زار تھی
اور مسیح مین بغرض محبت محو ہوگئی تھی ؎ دل کی
آئینہ مین ہے تصویر یار - جب ذرا گردن جھکائی دیکھ
لی - ہر لحظہ مسیح کا خیال رہتا تھا گویا تصویر مسیح اونکی
آنکھون کی سامنے پھرتی تھی ایسی حالت مین اگر انکو
اس قسم کا خیال ہوجاوے تو بجائے خود ہی اس سے
یہ ثابت نہین ہوتا کہ مسیح مردون مین سے جی اوٹھے
یا حواریون کو بعالم بیداری جسمانی طور سے دکھائی دے

مریم مگدلیہ آپ سے باتین کرتے رہے اور نہ پہچانا۔ دیکھو یوحنا ۲۰ باب ۱۴ و ۱۵ اور تمام شاگردون نے یسوع سے باتین کین اور نہ پہچانا دیکھو یوحنا ۲۱ باب ۴ و ۱۲ مرقس ۱۶ باب ۱۲ و ۱۳ اور مریم مگدلیہ اور دوسری عورتون کا دیکھنا بھی غیر مسلّم ہے دیکھو مرقس ۲۴ باب ۲۲ غرض یہ جو کچھ دیکھنا اناجیل مین بیان ہوا ہے کچھ قابل تسکین نہین ہے۔ کیونکہ کسی مصنف انجیل نے صاف صاف نہین لکھا کچھ تہور اسا اشارہ انجیل مرقس ۲۴ باب ۲۳ مین روایت یعنے خواب کا تو بیشک ہوا ہے اور غالبًا یہ سب کچھ دیکھنا عالم رویا ہی کا ہے نہ بیداری کا۔

قولہ یہ لوگ سریع الاعتقاد نہ تھے جب تک اوس کو نہ دیکھا تھا اوسپر یقین نہ لائے کہ وہ سچ مچ جی اٹھا مگر جبکہ کئی بار مشاہدہ ہوا تو یقین آیا۔

اقول حواریون کو مسیح کی جی اوٹھنے کا یقین نہ کرنے سے صاف معلوم ہوا کہ متی ۱۶ باب ۲۱ اور ۱۷ باب ۲۳ اور ۲۰ باب ۱۹ و مرقس ۸ باب ۳۱ و ۹ باب ۳۰ و ۳۱ و ۱۰ باب ۳۳ اور لوقا ۹ باب ۲۲ و ۱۸ باب ۳۳ و ۲۴ باب ۷۔ الحاقی ہین کیونکہ اگر مسیح اس کثرت کی ساتھ اپنی تیسری روز زندہ ہونے کی پیشین گوئی کرتے تو ممکن نہ تھا کہ حواری یقین نہ لاتے بلکہ منتظر رہتے اور اسی وجہ سے یوحنا حواری نے اس پیشین گوئی کا ذکر نہین کیا ہے پس بخوبی معلوم ہوا کہ جناب مسیح کا اس معاملہ مین کوئی خاص کلام نہین ہے باقی۔ تا حواریون کا طوعًا و کرہًا یقین کر لینا اس سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ اونکو مسیح کی جسمانی زندگی کا یقین ہوا یا روحانی کا اور یہ مشاہدہ ان کو خواب مین ہوا یا بیداری مین ڈاکٹر ہگنز صاحب اپالوجی مین لکھتے ہین کہ یہ دیکھنا خواب کا ہے۔ تو خواب و خیال کا کیا اعتبار ہے اکثر خواب جھوٹے ہی ہوتے ہین اور اس مشاہدہ خواب سے کیونکر ثابت ہوا کہ مسیح اوسی جسم سے سانہ تیسرے دن جی اٹہے۔ خواب مین مسیح کی روح سے باتین کی ہونگی۔

قولہ مسیحی مذہب مین کوئی بات ایسی پختہ اور قابل اعتبار نہین جیسا اوسکا مردون مین سے جی اوٹھنا۔

اقول ہم آپ کو اسوقت بہت ہی کچھ برسر انصاف دیکھتے ہین کہ آپ تثلیث و کفارہ و صلیب و عشاء ربانی وغیرہ جملہ عقاید کو قابل اعتبار نہین سمجھتے اگر آپ ایسا ہی انصاف کی راہ سے تحقیق کرتے اور حق کہتے رہینگے تو ہم یقین کرتے ہین کہ عنقریب آپ اس مذہب مصنوعی بے بنیاد سے (جسکا نام عیسائی آئین رکھا ہے) کنارہ کش ہوکر پیغمبر عرب صلوۃ اللہ و سلامہ علیہ کی دعوت قبول کر لینگے ہم بھی اس رائے سے آپ کے اتفاق کرتے ہین کہ واقعی مسیحی مذہب مین کوئی بات پختہ اور قابل اعتبار نہین ہے الا مسیح کے مردون مین سے جی اوٹھنے کو قابل اعتبار سمجھنا اس مین آپ خطا کرتے ہین اگر انصافًا ثبوت پیش کردہ نیازمند اور دلائل فرقہ ہیت دیونی نیرین کو آپ ملاحظہ فرماوینگے تو مسیح کی زندگی موافق عقیدہ اسلام آپ فورًا تسلیم کر لینگے۔ فقط

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔